حرفِ اوّل

بزرگ موسیٰ کے آگے قوم اسرائیل کی درخواست یہ تھی کہ کوہ سینا کی طرح خدا تعالیٰ بڑی آگ کی تجلّی اور گرج چمک اور دہشتناک آواز جس سے سارا پہاڑ ہل رہا تھا اُن پر دوبارہ جلوہ گر اور ہمکلام نہ ہو۔ کیونکہ وہ ڈرتے تھے کہ جو کوئی خدا کو دیکھے گا وہ مر جائے گا چنانچہ بزرگ موسیٰ نے کہا کہ خداوند میری مانند ایک نبی برپا کرے گا جو تمہارے بھائیوں میں سے تمہارا بھائی ہوگا ۔ اور وہ عظیم نبی گویا تمہارے لیے دیدارِ الٰہی کا باعث اور اَن دیکھے خدا کی صورت اور خدا کے جلال کا پرتَو اور اس کی ذات کا نقش اور اُلوہیت کی ساری معموری سے معمور خدا سے مجسّم ہوگا تاکہ اس عظیم کامل نبی مسیح موعود کے منہ سے تم خدا کی آواز کو سُن سکو اور اس کامل نبی مسیح موعود کی صورت میں تم خدا کی جلالی صورت کا دیدار کر سکو تاکہ تم کو دوبارہ دیدارِ الٰہی کی بڑی دہشتناک آگ کی تجلّی سے خوفزدہ نہ ہونا پڑے ۔ کیونکہ وہ خدا نے محبت کی صورت میں جلوہ گر ہوگا ۔

(برکت اے خان)

۱۹۸۲ء

فہرست مضامین

ناشر: برکت اے خان
وارڈ ۶ سیالکوٹ ۲
محرک بشارتی کمیٹی - سیالکوٹ ڈایوسیس کونسل

بارِ اوّل ۱۹۶۲ء (مطبوعہ زمزمہ پریس سیالکوٹ فون ۴۰۳۴)

بارِ دوم ۱۹۸۳ء نیازی پرنٹنگ پریس لاہور

شانِ نبوّت

خُداتعالیٰ کے عظیم نبی بزُرگ مُوسیٰ نے کتابِ مُقدّس میں خود اپنے دستِ مُبارک سے اپنے حالاتِ زندگی، کارکردگی نیز اپنا شانِ نبوّت توریت کی کتاب میں قلمبند کیا ہے۔

خُداتعالیٰ آگ کی تجلّی میں سب سے پہلے کوہِ حورب پر براہِ راست بزُرگ مُوسیٰ پر جلوہ گر اور ہمکلام ہُوا اور اسرائیلی قوم کو فرعون یعنی شاہِ مصر کی غلامی سے نجات اور رہائی کے لیے اُس کو بکثرت معجزانہ قدرت کا مکاشفہ اور عظیم زورِ نبوّت عطا کیا تھا جس سے خُدا کے عظیم نبی بزُرگ مُوسیٰ کے شانِ نبوّت اور اوصافِ نبوّت کی وضاحت ہوتی ہے۔

چنانچہ خُداوند کی کتابِ مُقدّس کو پسِ پشت ڈال کر کسی غلط انداز میں بزُرگ مُوسیٰ کے حالاتِ زندگی اور اوصافِ نبوّت بیان کرنا گویا بزُرگ مُوسیٰ اور اُسکے خُدا اور خُدا کے کلامِ الٰہی کے خلاف الزام تراشی اور گستاخی ہے اور خُدا کے کلام کو تحریفی رنگ دینے کے برابر ہے۔ بزُرگ مُوسیٰ کے باپ کا نام اور اسمِ گرامی عمرام (عمران) اور والدہ کا نام یُوکبد تھا بزُرگ مُوسیٰ کے بھائی کا نام ہارون اور بہن کا نام مریم تھا۔ (توریت کتاب گنتی ۲۶ : ۵۹) وہ بزُرگ یعقوب بن اضحاق کے بیٹے لاوی کے گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ بزُرگ مُوسیٰ کے والدین اور اس کے بہن بھائی کی جائے پیدائش مُلکِ مصر تھی۔ اُن دِنوں

بزرگ یعقوب کی آل اولاد یعنی اسرائیلی قوم ملک مصر میں فرعون بادشاہ کی غلامی میں تھی۔ اسرائیلی قوم نے بزرگ یعقوب اور بزرگ یوسف کی حیات کے بعد قریباً چار سو تیس ۴۳۰ سال تک ملک مصر میں حالتِ غلامی میں بہت بُرے دن گزارے تھے (خروج ۱۲: ۴۱)

عمرام کے بیٹے بزرگ موسیٰ اور ہارون اور اُن کی بہن مریم یہ تینوں ہمارے خداوند یسوع مسیح کی بزرگ والدہ محترمہ مقدسہ مریم بنت عیلی کے مبعوث ہونے سے قریباً ڈیڑھ ہزار سال پہلے ملکِ مصر میں پیدا ہوئے تھے۔ اس لیے مریم مقدسہ بنت عیلی اور مریم بنت عمرام کے درمیان ڈیڑھ ہزار سال کا عرصہ ہوا۔ چنانچہ ہارون کی بہن یعنی عمرم (عمران) کی بیٹی مریم ہمارے خداوند یسوع مسیح کی والدہ نہ تھیں بلکہ مریم مقدسہ بنت عیلی اُن کی والدہ تھیں (لوقا ۳: ۲۳) اور مقدسہ مریم کی والدہ انا عمرام (عمران) کی عورت ہرگز نہ تھی۔

شاہانِ مصر اپنے خاندانی لقب کی وجہ سے فرعون کہلاتے تھے۔ بزرگ یعقوب کے بارہ ۱۲ بیٹے تھے۔ ان میں سے ایک بیٹے کا نام لاوی اور ایک کا نام یہوداہ تھا۔ چنانچہ بزرگ موسیٰ کا خاندانی شجرہ نسب لاوی بن یعقوب بن اضحاق بن ابرہام سے تعلق رکھتا تھا۔ لاوی کی نسل کو خدا تعالیٰ نے اسرائیلی قوم کی کہانت اور امامت کی خدمات سونپی تھیں اور نبوت و رسالت کی خدمات بھی زیادہ تر لاوی کے قبیلہ سے متعلق نظر آتی ہیں۔

بزرگ موسیٰ کی ولادت باسعادت کے ایّام میں ملکِ مصر کے بادشاہ تو تمس اوّل نے عبرانی دائیوں سے جن میں ایک کا نام سِفرہ اور دوسری کا نام فوعہ تھا اُن سے باتیں کیں اور کہا

"کہ جب عبرانی (اسرائیلی) عورتوں کے تم بچّہ جناؤ ......
تو اگر بیٹا ہو تو اُسے مار ڈالنا اور اگر بیٹی ہو تو وہ جیتی رہے۔" (خروج ۱: ۱۵-۱۶) لیکن ـــ "خدا نے اپنے لوگوں کو خوب بڑھایا اور اُن کو اُن کے مخالفوں سے زیادہ قوی کیا" (زبور ۱۰۵: ۲۴)

خُدا تعالیٰ نے اِسرائیلی قوم کو فرعون کی غلامی اور ظلم و تشدّد سے رہائی کی خاطر اپنے بندہ مُوسیٰ کی جان کو اُس کی والدہ کی حکمت عملی سے بچا لیا کیونکہ خدا تعالیٰ کو بنی اِسرائیل کی نجات کے لیے بزرگ مُوسیٰ کی ضرورت تھی اور یہ نجات ان کی قومی اور سیاسی آزادی سے تعلق رکھتی تھی۔

رُومی بادشاہ ہیرودیس نے بھی مسیح خداوند کے ظہور و تجسّم اور تولّد کے ایّامِ رضاعیت میں مسیح خداوند کے قتل کی خاطر حکم جاری کیا اور لکھا ہے کہ اُس نے

"آدمی بھیج کر بیت لحم اور اُس کی سب سرحدوں کے اندر کے اُن سب لڑکوں کو قتل کروا دیا جو دو برس کے یا اُس سے چھوٹے تھے۔" (متی ۲: ۱۶)

لیکن ہیرودیس بادشاہ کے اس ناپاک منصوبہ سے پہلے ہی خداوند کے فرشتہ نے راستباز یُوسف اور مُقدسہ مریم کو خبر دے دی اور

وہ بچے (مسیح) کو ساتھ لے کر مصر کو روانہ ہو گئے اور ہیرودیس بادشاہ کے مرنے کے بعد خداوند کے فرشتہ کی ہدایت سے مصر سے واپس "اسرائیل کے ملک" میں لوٹ آتے (متی ۲: ۱۹ و ۲۰) اور اس وقت جو الفاظ خدا کے فرشتہ نے کہے وہی الفاظ ہمارے بزرگ موسیٰ سے ملکِ مدیان میں کہے تھے "کیونکہ جو بچے کی جان کے خواہاں تھے وہ مر گئے" (متی ۲: ۲۰) "وہ سب جو تیری جان کے خواہاں تھے مر گئے" (خروج ۴: ۱۹)۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کو گنہگاروں کی نجات کے بڑے عظیم کام کے لیے مسیح خداوند کی ضرورت تھی جس طرح کہ خدا تعالیٰ کو بزرگ موسیٰ کی ضرورت تھی تاکہ بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نجات دے ـــــ بزرگ موسیٰ بھی مصر سے اسرائیل کے ملک میں آتے اور خداوند یسوع مسیح بھی مصر سے اسرائیل کے ملک میں آتے ـــــ زمانہ رضاعیت میں جس قسم کے ظالم بادشاہ سے مسیح خداوند کو واسطہ پڑا اُسی قسم کے ظالم بادشاہ سے بزرگ موسیٰ کو بھی زمانہ رضاعیت میں واسطہ پڑا تھا۔

جب تو تمس اول کی بیٹی "ہیت شِپ سُٹ" اپنی سہیلیوں کے ساتھ دریائے نیل کے کنارے غسل اور سیر و تفریح کے لیے گئی تو اُس نے دریا کے کنارے جھاؤ میں ایک ٹوکرا دیکھا اور اس نے اپنی سہیلی کو بھیجا کہ اُسے اُٹھا لاتے۔

"جب اُس نے ٹوکرے کو کھولا تو لڑکے کو دیکھا اور وہ بچہ رو رہا تھا اُسے اُس پر رحم آیا اور کہنے لگی یہ کسی عبرانی کا بچہ ہے۔" (خروج ۲: ۶) فرعون کی بیٹی نے ایک عبرانی عورت

کو اُجرت پر رکھا تاکہ
وہ عورت بچّے کو لے جاکر دودھ پلائے۔
"وہ عورت اس بچّے کو لے جاکر دودھ پلانے لگی"۔
"جب بچّہ کچھ بڑا ہُوا تو وہ اُسے فرعُون کی بیٹی کے پاس لے گئی۔
اور وہ اُس کا بیٹا ٹھہرا اور اُس نے اس کا نام مُوسیٰ یہ کہہ کر رکھا کہ
مَیں نے اُسے پانی سے نکالا"۔ (خروج ۲: ۹-۱۰)

خُدا کی قدرت اور حکمت پر غور کریں کہ یہ عورت جو بُزرگ مُوسیٰ کو ایّام رضاعیّت میں دوُدھ پلاتی رہی وہ اُس کی ہی والدہ یُوکبد تھی۔ لیکن فرعُون کی بیٹی کو اس بات کا علم نہ ہُوا۔ مسیح خُداوند اور بزرگ مُوسیٰ دونوں نے ایّام رضاعیّت میں کسی بے دین غیر عورت کا دودھ نہیں پیا تھا۔ مثیلِ مُوسیٰ کو بھی ایسا ہی ہونا چاہیئے۔

۱۔ مثیلِ مُوسیٰ کے وکلائ کو چاہیئے کہ وہ بھی اپنے مثیلِ مُوسیٰ کے متعلق ایسے ہی اثبات پیش کریں۔ کہ اُن کو بھی اپنی پیدائش اور زمانہ رضاعیّت میں ایسے ہی واقعات سے دوچار ہونا پڑا تھا۔ اور یہ بھی کہ مثیلِ مُوسیٰ بھی اِسرائیلی قوم میں سے ان کے بھائی تھے۔ اور مانندِ بزرگ مُوسیٰ ان کے دِل میں بھی اپنی خدا پرست قوم کی نجات کا دردِ دل موجود تھا جس طرح مسیح خُداوند بھی پہلے اِسرائیلیوں اور پھر ساری دنیا کی تمام غیر اقوام کی نجات کے بانی ثابت ہوئے۔ بزرگ ابرہام کے بیٹے اضحاق کی والدہ کا نام سارہ تھا اور بُزرگ ابرہام کے بیٹے اسماعیل کی والدہ کا نام ہاجرہ تھا۔ بزرگ اضحاق

کے دو توام بیٹے تھے بڑے کا نام عیسو تھا چھوٹے کا نام یعقوب تھا۔ خدا نے یعقوب کو اسرائیل کا نام دیا۔ چنانچہ بزرگ یعقوب کی نسل اسرائیلی کہلاتی ہے اس لیے اسماعیل کی نسل اور اسرائیلی آپس میں ہرگز بھائی بھائی نہ تھے جیسے مسلمانوں کے بھائی صرف مسلمان ہی ہوتے ہیں۔ اور کوئی غیر مسلم اُن کا بھائی نہیں ہوتا۔

جب تو تمس اوّل مرگیا تو آمن ہوتپ دوم" مصر میں تخت نشین ہوا معلوم ہوتا ہے کہ تو تمس اوّل سے پیشتر پتوم اور رعمسیس بھی مصر کے حکمران بادشاہ رہ چکے تھے۔ کیونکہ مصر میں ان بادشاہوں کے نام پر دو شہروں کے نام رکھے گئے تھے۔ (خروج ۱ : ۱۱) جس فرعونِ مصر کی حنوط شدہ نعش کا ذکر اخبارات میں کبھی کبھی آتا ہے وہ رعمسیس بادشاہ کی نعش ہے۔

بزرگ موسیٰ اُمّی بے لکھے پڑھے نہ تھے بلکہ لکھا ہے کہ:۔

"موسیٰ نے مصریوں کے تمام علوم کی تعلیم پائی اور وہ کلام اور کام میں قوت والا تھا"۔ (اعمال ۷ : ۲۲)

بزرگ موسیٰ نے اپنے دستِ مبارک سے توریت شریف کی پانچ کتابوں (۱) پیدائش (۲) خروج (۳) احبار (۴) گنتی (۵) استثنا کو خود قلمبند کیا تھا۔ لکھا ہے کہ:۔

"اور موسیٰ نے اس شریعت کو لکھ کر اُسے کاہنوں کے جو بنی لاوی اور خداوند کے عہد کے صندوق کے اُٹھانے والے تھے اور اسرائیل کے سب بزرگوں کے سپرد کیا"۔ (استثنا ۳۱ : ۹)

خدا تعالیٰ کے ہر نبی پر یہ بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ الہامِ الٰہی کی آسمانی مقدس امانت کو اس کے مکمل تحفظ کی خاطر اُسے کسی کتاب کی شکل میں یک جا قلمبند کر کے اپنے لوگوں کے سپرد کرے۔ یا اپنے کسی ہمعصر رسُول یا نبی کو کلامِ الٰہی قلمبند کرنے کی مقدس خدمت سونپ دے غیر مُلہم اور غیر ذمہ دار لوگوں میں وحی آسمانی اور الہامِ الٰہی کی مقدس امانت کو بکھیر کر چلے جانا مناسب نہیں ہوتا۔ کیونکہ اُس الہامِ الٰہی کا دوبارہ یک جا بترتیب اکٹھا کرنا ناممکنات میں سے ہے جیسے اگر کوئی شخص کسی کبوتر کے بال و پر نوچ کر مختلف مقامات پر تیز ہوا میں اُڑا کر چلا جائے تو کیا دوبارہ کبوتر کے وہ تمام بال و پر اکٹھا کر کے کبوتر کے بدن پر پہلی حالت میں چسپاں کرنے کا دعویٰ درست اور قابلِ یقین ہو سکتا ہے ؟

۲۔ مثیلِ مُوسیٰ کے دُکلاء کو چاہیئے کہ وہ یہ ثابت کریں کہ اُن کے مثیلِ مُوسیٰ خواندہ اور عالم تھے اور اُن کے مثیلِ مُوسیٰ نے بھی بزرگ مُوسیٰ کی طرح الہامِ الٰہی اور وحی آسمانی کی امانت کو مکمل تحفظ دینے کی خاطر اُسے خود اپنے دستِ مبارک سے قلمبند کیا تھا؟ یا اپنے کسی ہمعصر مُلہم رسُول کو اُس کی قلمبندی کا حکم دیا تھا۔ کیونکہ ہر الہامی کتاب کا ابتدائی قلمی نسخہ کسی مُلہم رسُول نبی کے قلم سے لکھا جانا ضروری شرط ہے ورنہ اس کتاب کو الہامی کتاب متصور نہ کیا جائیگا کیونکہ سابقہ الہامی کتابوں کے ابتدائی نسخے خود مُلہم انبیاء کرام نے قلمبند کیے تھے۔

مسیح خداوند خواندہ شخص تھے انہوں نے ناصرت کے عبادت خانہ
میں یسعیاہ نبی کا صحیفہ پڑھا۔ کئی بار الہامی کتابوں کی آیات پڑھکر سنائیں اور
سابقہ الہامی کتابوں کی بے شمار آیات کے اقتباسات اپنی الٰہی انجیلی تعلیم
میں استعمال کئے ہیں۔ اور اپنے قدرت والے معجزانہ کاموں اور اپنے انجیلی
کلام الٰہی کی ساری باتوں کی ساری دنیا کی تمام اقوام میں منادی اور احاطۂ
تحریر میں لانے کی ذمہ داری اپنے اُن چشم دید گواہوں کو سونپ دی جو
اس کے شاگرد تھے اُس نے ان کو رسُول کا لقب دیا تھا اور ان کو اوصاف
رسالت کے لیے بکثرت معجزات عطا کئے اور اُس کے وعدہ کے مطابق
ان رسُولوں پر مُہرِ رسالت کے لیے رُوح القُدس نازل ہوُا (اعمال ۲:۴
یوحنا ۱۴:۲۵-۲۶) اور اُن رسُولوں کو اپنے سچے دوست اور بھائی
کا درجہ دیا (یُوحنا ۲۱:۱۵و۱۵ متی ۲۸:۱۰) اور ان کو اپنے انجیلی
مشن کی بشارت توسیع و ترقی کیلئے رسُول مقرر کیا جنکو حیرت انگیز
عالمگیر کامیابی حاصل ہوئی۔ مسیح خداوند کے انجیلی رسُول خواندہ تھے
کیونکہ ہر اسرائیلی شخص کے لیے بچپن سے خواندگی اور کتابِ مُقدس
کی تعلیم از حد ضروری تھی۔ طنزاً یہ کہہ دیناکہ وہ اَن پڑھ اور ناواقف
تھے یہ اُن کی اجتہادی غلطی ہے۔ (اعمال ۴:۱۳) چنانچہ انجیل مقدس
کے جس جس حصّے کو جس جس مُقدس رسُول نے قلمبند کیا تھا اُن کے
اوپر باقاعدہ اُن مُرسلین کے نام درج ہیں۔ مسیح خداوند کے مُقدس
رسُول اور اس پر ایمان لانے والے لوگ دوسری اقوام کے علاوہ

زیادہ تر اسرائیلی تھے۔ جن کے وسیلہ سے رُوئے زمین کی تمام قوموں میں انجیلِ مُقدّس اور نجات دہندہ مسیح مصلوب ابن اللہ کی شخصیت کی منادی ہوئی اور اُن اسرائیلی مسیحی رسُولوں نے اور ایماندار غیر قوم مسیحیوں نے مل کر رُوئے زمین پر ہر جگہ مسیحیت کی منادی کی (اعمال ۸ : ۴) اسرائیلی مسیحی رسُولوں نے انجیلِ مُقدس کو رُوح القدس کی تحریک سے قلمبند کیا تھا۔ اور اُن کو معجزے کرنے کے علاوہ بکثرت غیر ملکی زبانوں کے بولنے کی بھی قدرت دی گئی (اعمال ۲ : ۸ و ۱۱) تاکہ وہ ہر ملک کی ہر زبان میں انجیل کی منادی کر سکیں۔

بزرگ مُوسیٰ کے والدین اور اسرائیلی قوم نے ابتدا سے ہی توحیدِ الٰہی اور خُدائے واحد کی عبادت و پرستش کی تعلیم پائی تھی کیونکہ اُن کے آبا و اجداد کا خُدا بھی بزرگ ابرہام کا خُدا اور اضحاق کا خُدا اور یعقوب کا خُدا تھا۔ جس کی وجہ سے بزرگ مُوسیٰ بچپن سے ہی اپنے قومی وقار اور اپنی مذہبی غیرت کے جذبہ سے سرشار تھے۔ انھوں نے اپنے قومی جذبہ کے جوش میں آکر ہی اپنے ایک عبرانی بھائی کے ساتھ لڑنے والے ایک مصری کو جان سے مار ڈالا تھا۔ اور جب فرعون کو بزرگ مُوسیٰ کے اس فعل کا علم ہُوا تو وہ ڈر کے مارے ملکِ مدیان کی طرف بھاگ گیا اور وہاں اپنے خُسر یترو کے ہاں قریباً ۴۰ سال قیام کیا اور مدیان

کے کاہن یترو نے اپنی بیٹی صفورہ کے ساتھ بزرگ موسیٰ کی شادی کردی۔ وہیں اُن کے بیٹا ہُوا اس کا نام جیرسوم رکھا پھر دوسرا بیٹا الیعزر پیدا ہُوا۔ جب ایک مدّت کے بعد معلوم ہُوا کہ مصر کا بادشاہ تو تمس مر گیا ہے۔ تو دوسرے بادشاہ نے بنی اسرائیل پر اور بھی زیادہ سخت مظالم ڈھانے شروع کر دیئے۔

"بنی اسرائیل اپنی غلامی کے سبب سے آہ بھرنے لگے اور روئے اور ان کا رونا جو اُن کی غلامی کے باعث تھا خدا تک پہنچا۔ اور خُدا نے اپنے عہد کو جو ابرہام اور اضحاق اور یعقوب کے ساتھ کیا تھا یاد کیا" (خروج ۲: ۲۳۔۲۴)

ایک دن جب بزرگ موسیٰ اپنے خسُر کی بھیڑ بکریاں چراتا ہنکاتا ہُوا ان کو بیابان کی پرلی طرف سے خدا کے پہاڑ حورب کے نزدیک لے آیا تو خدا کا فرشتہ ایک جھاڑی میں سے آگ کے شعلہ میں اس پر ظاہر ہُوا۔ اس نے نگاہ کی اور کیا دیکھتا ہے کہ ایک جھاڑی میں آگ لگی ہُوئی ہے پر وہ جھاڑی بھسم نہیں ہوتی تب خدا تعالیٰ نے اس آگ کی تجلّی میں بزرگ موسیٰ کو پکارا اور بنی اسرائیل قوم کو فرعون کی غلامی سے نجات دینے کے لیے بزرگ موسیٰ کو بجثرت معجزانہ قدرت کا مکاشفہ عطا کیا۔

"اور خُداوند نے مدیان میں مُوسیٰ سے کہا کہ مصر کو لوٹ جا کیونکہ وہ سب جو تیری جان کے خواہاں تھے مر گئے۔

تب موسیٰ اپنی بیوی اور اپنے بیٹوں کو لے کر اور اُن کو ایک گدھے پر چڑھا کر مصر کو لوٹا اور موسیٰ نے خدا کی لاٹھی اپنے ہاتھ میں لے لی اور خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ جب تُو مصر میں پہنچے تو دیکھ وہ سب کرامات جو مَیں نے تیرے ہاتھ میں رکھی ہیں فرعون کے آگے دکھانا...... اور تُو فرعون سے کہنا کہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ اسرائیل میرا بیٹا بلکہ میرا پہلوٹھا ہے۔ اور مَیں تجھے کہہ چکا ہوں کہ میرے بیٹے کو جانے دے تاکہ وہ میری عبادت کرے"
(خروج ۴: ۱۹ تا ۲۳)

جب بزرگ موسیٰ واپس ملکِ مصر میں پہنچے تو:۔

"خداوند نے ہارون سے کہا کہ بیابان میں جا کر موسیٰ سے ملاقات کر وہ گیا اور خدا کے پہاڑ پر اس سے ملا۔ اور اُسے بوسہ دیا۔ اور موسیٰ نے ہارون کو بتایا کہ خدا نے کیا کیا باتیں کہہ کر اُسے بھیجا اور کون کون سے معجزے دکھانے کا اُسے حکم دیا ہے۔ تب موسیٰ اور ہارون نے جا کر بنی اسرائیل کے سب بزرگوں کو ایک جگہ جمع کیا اور ہارون نے سب باتیں جو خداوند نے موسیٰ سے کہی تھیں ان کو بتائیں اور لوگوں کے سامنے معجزے کئے۔ تب لوگوں نے اُن کا یقین کیا اور یہ سن کر کہ خداوند نے بنی اسرائیل کی خبر لی

اور اُن کے دُکھوں پر نظر کی اُنھوں نے اپنے سر جھکا کر سجدہ کیا۔ اُس کے بعد مُوسیٰ اور ہارُون نے جا کر فرعُون سے کہا۔ خداوند اسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے۔ کہ میرے لوگوں کو جانے دے تاکہ وہ بیابان میں میرے لیے عید کریں فرعون نے کہا کہ خداوند کون ہے کہ مَیں اس کی بات کو مان کر بنی اسرائیل کو جانے دُوں ؟ مَیں خداوند کو نہیں جانتا اور مَیں بنی اسرائیل کو جانے بھی نہیں دونگا" (خروج ۴: ۲۷ تا ۳۱ و ۵: ۱ تا ۲)

چنانچہ ہارون اور ساری اسرائیلی قوم نے بزرگ مُوسیٰ کے معجزات دیکھ کر اس بات کو تسلیم کیا کہ مُوسیٰ کو خدا نے دیدارِ الٰہی بخشا ہے اور اس سے ہمکلام ہُوا ہے اور اُسے معجزات کی قدرت بخشی ہے اور خدا نے بزرگ مُوسیٰ کو بھیجا ہے۔ تاکہ وہ بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے آزاد کر واکر مُلکِ موعُود کنعان کی طرف لے جائے۔ بزرگ مُوسیٰ نے فرعون بادشاہ کے سامنے خدا تعالیٰ کی کرامات اور قدرت کے کام اور معجزات دکھائے جن سے متاثر اور خوفزدہ ہوکر فرعون نے خدا کی قوم کو مُلکِ کنعان جانے کے لیے آزاد کر دیا اور خدا نے اِسرائیل کو فرعُون کی غلامی سے نجات دی۔

۳۔ مثیلِ مُوسیٰ کے وُکلاء کو چاہیئے کہ وہ یہ ثابت کریں کہ اُن کے مثیلِ مُوسیٰ اپنے والدین اور اپنی قوم سمیت بچپن سے بزرگ مُوسیٰ کی مانند خدا پرست تھے اور اُن کی قوم نے اُن کے معجزات دیکھ کر اُن کو خدا کی طرف سے بھیجا ہُوا نبی اور نجات دہندہ تسلیم کر کے اس کی ساری قوم نے اس کی پیروی کی تھی۔ اور اُس کی ساری قوم

نے یک دم اُن کے ساتھ اعلانیہ ہجرت کی تھی۔ اور ان کے مثیلِ مُوسیٰ کو رُو برُو دیدارِ الٰہی حاصل ہُوا تھا اور خدا نے اُن کی قوم کو خُدا کا بیٹا بلکہ خُدا کا پہلوٹھا ہونے کا شرف بخشا تھا۔ (خروج ۴: ۲۲) خُدا نے بزرگ مُوسیٰ سے کہا:۔

"تم خُداوند اپنے خُدا کے فرزند ہو" (استثنا ۱۴: ۱) گویا خُدا نے بزرگ مُوسیٰ کو اپنا فرزند قرار دیا۔ مسیح خداوند نے بھی اپنے ایمانداروں کو یہ تعلیم دی کہ تم خُدا کے بیٹے ہو اور مَیں خدا کا اکلوتا بیٹا ہُوں۔ اور خُدا تعالیٰ تمہارا آسمانی باپ ہے۔ مثیلِ مُوسیٰ نے بنی اسرائیل کے ساتھ کونسا بھائیوں والا سلوک روا رکھا؟ آپ انصاف سے بات کریں کہ کس شخص کو از رُوئے توریت شریف بزرگ مُوسیٰ کے ساتھ مماثلت اور مطابقت حاصل تھی؟

شہادتُ التوریت

بزرگ مُوسیٰ اسّی برس کے تھے جب وہ اپنے تراسی ۸۳ سالہ بھائی ہارُون کو ساتھ لے کر فرعُون سے پہلی بار ہمکلام ہُوئے۔ اور فرعُون کے سامنے یہ مُعجزے دکھائے:۔

۱۔ خداوند اور بزرگ مُوسیٰ کے حکم سے بزرگ ہارُون نے لاٹھی فرعُون اور اس کے خادموں کے سامنے ڈالدی اور وہ سانپ

بن گئی۔ اور مصر کے جادوگروں کی لاٹھیاں جو سانپ بن گئی تھیں اُن کو نگل گئی۔

۲۔ خداوند کے حکم سے بزرگ مُوسیٰ نے لاٹھی کو دریا کے پانی پر مارا اور مصر کے تمام دریاؤں، نہروں جھیلوں اور تالابوں کا پانی خون بن گیا اور مچھلیاں مر گئیں۔

۳۔ خداوند اور بزرگ مُوسیٰ کے حکم سے بزرگ ہارُون نے اپنی لاٹھی لے کر سارے پانی پر اپنا ہاتھ بڑھایا تو مینڈک چڑھ آئے۔

۴۔ خداوند اور بزرگ مُوسیٰ کے حکم سے بزرگ ہارُون نے اپنی لاٹھی بڑھاکر زمین کی گرد کو مارا اور انسان اور حیوان سب پر جُوئیں ہو گئیں۔

۵۔ خداوند کے حکم سے سارا ملکِ مصر مچھروں کے غول سے بھر گیا۔

۶۔ خداوند کے حکم سے مصریوں کے سب چوپائے مر گئے۔

۷۔ خداوند کے حکم سے مُوسیٰ نے بھٹی کی راکھ اُن کے سامنے آسمان کی طرف اُڑا دی تو مصر کے آدمیوں اور جانوروں کے جسم پر پھوڑے اور پھپھولے بن گئے۔

۸۔ خداوند کے حکم سے بزرگ مُوسیٰ نے اپنی لاٹھی آسمان کی طرف اٹھائی تو آگ ملے ہُوئے اولے پڑے اور رَعد اور اولوں سے میدان کے جانوروں اور سبز نباتات کو مار دیا۔

۹- خداوند کے حکم سے بزرگ موسیٰ نے اپنا ہاتھ بڑھایا تو ٹڈیاں سارے ملکِ مصر پر چھا گئیں۔

۱۰- خداوند نے بزرگ موسیٰ سے کہا کہ اپنا ہاتھ آسمان کی طرف بڑھا تب تین دن تک سارے ملک میں گھری تاریکی رہی۔

۱۱- خداوند خدا نے رات کے وقت ملکِ مصر کے شاہ سے لے کر گدا اور عوام اور چوپائیوں کے تمام پہلوٹھے مار دیئے تب اس (فرعون) نے رات ہی رات میں بزرگ موسیٰ اور بزرگ ہارون کو بلوا کر کہا کہ تم بنی اسرائیل کو لے کر میری قوم میں سے نکل جاؤ۔ اور جیسا کہتے ہو جا کر خداوند کی عبادت کرو اور میرے لیے بھی دعا کرنا۔ (خروج ۷ تا ۱۲ ابواب)

"یہ وہ رات ہے جسے خداوند کی خاطر ماننا بہت مناسب ہے کیونکہ اس میں وہ ان کو ملکِ مصر سے نکال لایا۔ خداوند کی یہ وہی رات ہے جسے لازم ہے کہ سب بنی اسرائیلی نسل در نسل خوب مانیں۔" (خروج ۱۲: ۴۲)

۴- مثیلِ موسیٰ کے وکلاء کو بھی چاہیئے کہ وہ یہ ثابت کریں کہ ان کے مثیلِ موسیٰ کے ذریعہ خدا نے اپنی قدرت کا زور دکھایا اور معجزات اور عجائبات دکھائے۔ انجیلِ مقدس میں لکھا ہے کہ مسیح خداوند نے بہت سے معجزات دکھائے لیکن انجیل میں

قریباً ۳۴ پلہ ۳۳ معجزاتِ مسیح کا ذکر آیا ہے تاکہ :-

"تم ایمان لاؤ کہ یسوع ہی خدا کا بیٹا مسیح ہے اور ایمان لا کر اس کے نام سے زندگی پاؤ" (یوحنا ۲۰ : ۳۱)

شہادت القرآن

اللہ صاحب فرماتے ہیں :-

۱- (مکہ) کے لوگ کہتے ہیں کہ اس (حضور) پر کوئی معجزہ کیوں نہیں نازل کیا گیا (سورہ انعام ۳۷)

۲- (اہلِ مکہ) بتاکید اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر اُس کے پاس ایک معجزہ بھی آئے تو وہ ضرور اس پر ایمان لائیں گے (انعام ۱۰۹)

۳- پس لے آئے ہمارے پاس کوئی (معجزہ) نشانی جیسے پہلے پیغمبرے کر آئے تھے۔ (سورہ انبیاء ۵)

۴- اور کہتے ہیں کہ اس پر اُس کے ربّ کے پاس سے کوئی معجزہ کیوں نازل نہ ہوا؟ سو تو کہہ غیب کی بات اللہ جانے تم (معجزہ کے) منتظر رہو۔ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں (سورہ یونس ۲۰)

۵- اور کافر کہتے ہیں کہ (حضور) پر اُس کے ربّ سے کوئی معجزہ کیوں نہ اُترا؟ (سورہ رعد ۷، ۲۷)

۶ - اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے معجزے بھیجنے اس لیے موقوف کر دیے ہیں کہ اگلے لوگوں نے انہیں جھٹلایا تھا۔ (سورہ اسرائیل ۵۹)

(نوٹ) جبکہ اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ ہم نے معجزے بھیجنے ہی موقوف کر دیئے ہیں تو پھر خواہ مخواہ حضور کی طرف معجزات منسوب کرنا اللہ کے حکم کی صریحاً خلاف ورزی ہے۔

۷۔ میری طرف تو یہی وحی آتی ہے کہ میں صرف کھول کر ڈرانے والا ہوں" (سورہ عنکبوت ۵۰ ص ۷۰)

(اردو ترجمہ ناشر شیخ ظفر محمد اینڈ سنز تاجران کتب کشمیری بازار لاہور مطبوعہ تعلیمی پرنٹنگ پریس بیرون اکبری دروازہ)

۸- قَالُوا لَوْلَا أُوتِيَ مِثْلَ مَا أُوتِيَ مُوسَىٰ (سورہ قصص ۴۸) "کہا انہوں نے کیوں نہ دیا گیا پیغمبر جیسا دیا گیا تھا موسیٰ"۔ ترجمہ حضرت شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی"

(مطبوعہ تاج آرٹ پریس لاہور۔ ناشر تاج کمپنی لاہور)

۵ - مثیلِ موسیٰ کے دعویدار کو چاہیے کہ وہ اپنے مثیلِ موسیٰ کی بابت ثابت کریں کہ ان کی قوم نے ان کے معجزات اور کرامات دیکھ کر ان کو خدا کا نبی اور نجات دہندہ مثیلِ موسیٰ قبول کر لیا تھا۔

خدا تعالیٰ نے بزرگ موسیٰ کو کوہ حورب کے علاوہ قریباً سات مرتبہ کوہ سینا پر بلایا اور خدا تعالیٰ نے اسے دیدار و نیاز عطا کیا اور شریعت کے احکام پتھر کی تختیوں پر لکھ کر اُسے دیئے جس کی وجہ سے موسیٰ

شریعت کو آتشی شریعت کہا گیا ہے کیونکہ وہ بڑی آگ کے شعلوں کے دوران دی گئی۔

"کیونکہ خداوند شعلہ میں ہو کر اس پر اُترا اور دھواں تنور کے دھوئیں کی طرح اوپر کو اٹھ رہا تھا اور وہ سارا پہاڑ زور سے ہل رہا تھا"...... (خروج ۱۹:۱۸)

"اور سب لوگوں نے بادل گرجتے اور بجلی چمکتے اور قرنا کی آواز ہوتے اور پہاڑ سے دھواں اٹھتے دیکھا اور جب لوگوں نے یہ دیکھا تو کانپ اُٹھے اور دُور کھڑے ہو گئے" (خروج ۲۰:۱۸)

جب موسیٰ کوہ سینا سے اُترا۔

"اور بنی اسرائیل نے موسیٰ پر نظر کی اور اس کے چہرہ کو چمکتے دیکھا تو اس کے نزدیک آنے سے ڈرے"

(خروج ۳۴:۳۰)

جب موسیٰ اور ایلیاہ اُسے پہاڑ پر ملے تو۔

"مسیح خداوند کا چہرہ سورج کی مانند چمکا اور اس کی پوشاک نور کی مانند سفید ہو گئی" شاگرد یہ دیکھ سن کر منہ کے بل گرے اور بہت ڈر گئے"

(متی ۱۷:۲،۶)

"اور جیسے کوئی شخص اپنے دوست سے بات کرتا ہے

ویسے ہی خداوند رُوبرُو ہو کر مُوسیٰ سے باتیں کرتا تھا" (خروج ۳۳: ۱۱)
اسی طرح مسیح خداوند ہر دم خدا کے ساتھ مکالمہ ومخاطبہ کی حالت میں رہا۔
اور خدا تعالیٰ بحیثیت باپ اپنے اکلوتے بیٹے یسوع مسیح سے رُوبرُو ہو کر باتیں کرتا تھا۔ (لوقا ۳: ۲۲)

———جب بزرگ مُوسیٰ کو معلوم ہو گیا کہ اَب میرے انتقال کا وقت قریب ہے تو انتقال سے پہلے ایک طویل خُطبہ اپنی قوم کے سامنے پیش کیا اور اُن ساری باتوں اور گذرے عظیم واقعات کا اعادہ صیغہ ماضی میں کیا جو استثنا کی کتاب کے ۳۳ باب میں مرقوم ہے کہ کس طرح اسرائیل قوم کے رُوبرُو خداوند خود کوہِ سینا کے علاوہ شعیر اور کوہِ فاران پر اپنے لاکھوں قدُسیوں یعنی فرشتوں کے ساتھ اُس پر جلوہ گر اور ہمکلام ہوتا رہا تھا اور بزرگ مُوسیٰ نے اسرائیل کو برکت دی۔

مسیح خداوند نے اپنی صلیبی موت کی یادگاری میں رسُولوں کے ساتھ پاک عشاء کا کھانا کھایا اور ایک عظیم خُطبہ دیا اور ان کو پاک ٹھہرایا۔ کیا مثیلِ مُوسیٰ کو یاد آیا کہ اب میرے انتقال کا وقت قریب آگیا ہے تو اُس نے کونسا خطبہ دیا؟ دیکھو مُوسیٰ نے خود اپنا جانشین یشوعؑ نبی اور عدالتیں اور قاضی اور کاہن مقرر کئے (استثنا ۲۵: ۱)

۶۔ مثیلِ موسیٰ کے وکلاء کو چاہیئے کہ وہ یہ ثابت کریں کہ اُن کے مثیلِ موسیٰ اسرائیل کے بھائیوں میں سے تھے کیونکہ بزرگ موسیٰ کو خدا نے کہا کہ۔ "بنی عیسو تمہارے بھائی جو شعیر میں رہتے ہیں" (استثنا ۲:۴ و ۸) بزرگ موسیٰ نے اقرار کیا کہ بنی عیسو ہمارے بھائی ہیں کیا مثیلِ موسیٰ یعقوب کی نسل میں سے اسرائیلی تھے؟ یا یعقوب کے بھائی عیسو کی نسل سے تھے؟ بزرگ یعقوب کے بیٹے لاوی سے بزرگ موسیٰ کا شجرۂ نسب ملتا ہے بزرگ یعقوب کے بارہ بیٹے تھے اُن میں سے ایک کا نام لاوی اور ایک کا نام یہوداہ تھا چنانچہ مسیح خداوند یہوداہ کے قبیلہ سے تھے (عبرانی ۷: ۱۴) اسرائیل کے بیٹے لاوی اور یہوداہ چونکہ بھائی بھائی تھے اس لیے مسیح خداوند یہوداہ کے قبیلہ سے تعلق رکھنے کی وجہ سے لاوی کے قبیلہ سے تعلق رکھنے والے موسیٰ کے بھائی اور اس کی مانند ایک عظیم نبی بھی تھے اور ان میں بہت ساری روحانی اخلاقی صفات اور پاکیزہ اصولی باتیں اور حقیقت و معرفت کی خوبیاں مشترک اور متشابہ تھیں۔

جیسے کوہِ سینا پر خدا نے بزرگ موسیٰ کو بلایا اور اس پر جلوہ گر اور ہمکلام ہوا اور اُسے شریعت کے دس احکام دیئے جو آتشی شریعت کہلاتے ہیں اسی طرح خدا تعالیٰ بڑی آگ کے شعلہ اور دہشتناک تجلی کی بجائے مسیح یسوع کی پاکیزہ انسانی شکل میں جلوہ گر ہو کر خدائے محبت کی صورت میں پہاڑ پر چڑھ گیا۔ اور جب بیٹھ گیا تو اس کے شاگرد اس کے پاس آئے اور کئی اسرائیلی لوگ بھی گلیل ا۔ دکپلس اور یروشلیم اور یہودیہ اور یردن کے پار سے ایک بڑی بھیڑ کی صورت میں اس کے پاس آئے تھے۔ مسیح خداوند نے اپنی زبانِ مبارک کھول کر ان کو صاحبِ اختیار خدا کی صورت میں انجیلی تعلیم دی۔ جس طرح

کہ خدا نے کوہِ سینا پر جلوہ گر ہو کر دس اُس احکام کی آتشی شریعت پتھر کی لوحوں پر لکھ کر مُوسیٰ کو دی۔ اِسی طرح مسیح خُداوند نے اپنی اِنجیلی تعلیم اپنے پاک رسُولوں کے دِل کی لوحوں پر لِکھ کر ہمیں دی۔

(خروج ۲۰ : ۱ تا ۱۹ - انجیل متی ۴ : ۲۵ و ۵ : ۱ تا ۲)

کیونکہ خُدا نے مسیح میں ہو کر اور اُلوہیت کی ساری معمُوری سے معمُور اور مجسّم ہو کر اپنے الٰہی جلال میں پہاڑی وعظ کی تعلیم دی جسے مُقدّس متی رسُول نے انجیلِ مُقدّس کے ۵، ۶، ۷ باب میں قلم بند کیا ہے۔ پہاڑی وعظ کی یہ تعلیم دراصل اُن دس احکام کی گویا حقیقی تشریح اور روحانی تفسیر و تاویل اور حقیقی آزادی کی کامل شریعت کا انجیلی پیغامِ حق ہے جس میں ہر انسان کے لیے حقیقت و معرفت کا رازِ حیات اور گناہ سے مخلصی پانے اور ہمیشہ کی زندگی کا حقیقی نفسیاتی علاج اور مکاشفہ موجود ہے کیونکہ مسیح خُداوند کی تعلیم میں اِنسان کے گناہ کے مرض اور گناہ کے حقیقی عِلاج کے لیے اِنسان کے تخیلات و جذبات کی طرف نفسیاتی نِشان دہی کی گئی ہے اور نیکی اور بھلائی کی باطنی تحریک کے لیے اِنسانی ہمدردی اور محبت کے پاکیزہ تخیلات اور جذبات کو کام میں لانے کی ضرورت کو پیش کیا گیا ہے۔ اور بدی اور گناہ پر غالب آنے کے لیے پاکیزہ خیالات اور نیک جذبات کی تحریک پر زور دِیا گیا ہے۔ کیونکہ مسیح خُداوند کے زمانہ بشریت میں اسرائیلی شریعت پر عمل نہیں کرتے تھے۔ مسیح خُداوند نے ان سے کہا۔ "تم میں سے شریعت

پر کوئی عمل نہیں کرتا" (یوحنا ۷: ۱۹) کیونکہ انہوں نے شریعت کی زیادہ ضروری باتوں یعنی انصاف اور رحم اور ایمان کو چھوڑ دیا تھا"۔ (متی ۲۳: ۲۳) اُن کی مذہبی ظاہر داری کو سفیدی پھری قبریں قرار دیا۔ (متی ۲۳: ۲۷) مذہبی ظاہر داری کی رسُوماتی شریعت کی بجائے مسیح خداوند نے لوگوں کو اخلاقی اور روحانی محبت اور خدمت اور انسانی ہمدردی کی عملی زندگی اختیار کرنے اور حقیقت و معرفت کی تعلیم دی ایثار و قربانی کے فلسفہ، محبت و کفّارہ کا نمونہ پیش کیا۔ دشمنوں سے محبت اور نیکی کے ذریعہ بدی پر غالب آنے کی تعلیم دی۔ مسیح خداوند نے فرمایا: "مَیں حلیم ہُوں اور دل کا فروتن" (متی ۱۱: ۲۹) توریت شریف میں بزرگ مُوسیٰ کی بابت لکھا ہے کہ مُوسیٰ تو رُوئے زمین کے سب آدمیوں سے زیادہ حلیم تھا"۔ (گنتی ۱۲: ۳)۔ خداوند یسُوع مسیح اور بزرگ مُوسیٰ میں کیسی اچھی مماثلت پائی جاتی ہے۔ مسیح خداوند کا طریقۂ تعلیم اور طرزِ کلام اور طریقۂ کار وہی تھا۔ جو خدا تعالیٰ نے کوہِ سینا پر آگ کی تجلّی میں بزرگ مُوسیٰ کے سامنے منفی صورت میں پیش کیا تھا لیکن مسیح خداوند جو خدا کی صورت پر صاحبِ اختیار اور اُستادِ کامل تھا۔ اُس کا طریقہ تعلیم طرزِ کلام مثبت اور تعمیری تھا۔ چنانچہ مُوسوی شریعت کے الٰہی وعدوں اور روشنی میں اسرائیل قوم ملکِ موعود کنعان میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئی کیونکہ اُن کا خداوند ان کے آگے آگے چلا کرتا تھا"۔ خروج ۱۳: ۲۱) (استثنا ۳۱: ۸) اسی طرح زندہ مسیح خداوند کا وعدہ ہے کہ" دیکھو مَیں دُنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے

ساتھ ہوں"۔ (متی ۲۸: ۲۰) مسیح خداوند کے صعود آسمانی کے با وجود لکھا کہ

"اور خداوند (یسوع) اُن کے ساتھ کام کرتا رہا اور کلام
کو اُن معجزوں کے وسیلہ سے جو ساتھ ساتھ ہوتے تھے۔
ثابت کرتا رہا۔ آمین"۔ (مرقس ۱۶: ۲۰)

آسمانی ملکِ موعود کی بابت مسیح خداوند کا وعدہ لاتبدیل اور لاثانی ہے فرمایا:۔ "تمہارا دل نہ گھبرائے تم خُدا پر
ایمان رکھتے ہو مجھ پر بھی ایمان رکھو۔ میرے باپ کے
گھر میں بہت سے مکان ہیں۔ اگر نہ ہوتے تو میں تم سے کہہ
دیتا کیونکہ مَیں جاتا ہوں تاکہ تمہارے لیے جگہ تیار کروں
اور اگر میں جاکر تمہارے لیے جگہ تیار کروں تو پھر آکر تمہیں
اپنے ساتھ لے لُونگا تاکہ جہاں مَیں ہُوں تم بھی ہو"۔
(یوحنا ۱۴: ۱-۳)

مسیح خداوند نے اپنے مشن کی بشارت منادی اور توسیع و ترقی کے لیے رُوح القُدس کو اپنے رسُولوں کا مددگار بنا دیا اس نے رُوح القُدس کو رُوحِ حق اور دوسرے مددگار کا نام دیا ہے جو ابد تک مسیحی ایمانداروں کے ساتھ رہیگا۔ (یوحنا ۱۴: ۱۶-۱۷)

چنانچہ اب تک رُوح القُدس رُوحِ حق دوسرا مددگار مسیحوں کی رہنمائی کرتا ہے۔ وہ دُعا عبادت اور انجیل کی منادی کی تحریک بخشتا ہے۔ زندہ مسیح خداوند کا اٹل اور بے تبدیل نورانی انجیلی کلامِ الٰہی

ہمارے لیے ہمیشہ کی زندگی کا سامان اور آسائش ملکِ موعُود کے جلالی مقاموں میں داخل ہونے اور قربِ الٰہی کیلئے راہ اور حق اور زندگی ہے کیونکہ مسیح خداوند کا فرمانِ الٰہی یہ ہے کہ:۔ "راہ اور حق اور زندگی مَیں ہُوں کوئی میرے وسیلہ کے بغیر باپ کے پاس نہیں آتا" "مَیں اور باپ ایک ہیں"۔ (یُوحنا ۱۴: ۶ و ۱۰: ۳۰)

۷۔ مثیلِ مُوسیٰ کے وکلاء کو چاہیئے کہ وہ یہ ثابت کریں کہ اُن کے مثیلِ مُوسیٰ کو بھی دیدارِ الٰہی حاصل ہُوا اور حالت غیر میں کسی غیبی فرشتہ کے وسیلہ سے اُن سے باتیں نہ کیں بلکہ خود خدا تعالیٰ نے براہِ راست رُوبرُو کئی بار آتشی جلال میں اُن سے کلام کیا تھا۔ اور شرعی احکام دیئے تھے جو آتشی شریعت کہلاتے ہیں اور کس شخص کو اعلانیہ اپنا قائم مقام جانشین بھی مقرر کیا تھا اور کونسا مُلکِ موعُود حاصل کیا تھا؟

۱۔ جب بزرگ مُوسیٰ پہاڑ پر تھے تو لکھا ہے کہ "وہ چالیس دن اور چالیس رات وہیں خداوند کے پاس رہا اور نہ روٹی کھائی اور نہ پانی پیا"۔ (خروج ۳۴: ۲۸)

۔ اسی طرح جب مسیح خداوند بیابان میں گئے تو لکھا ہے کہ:۔

"چالیس دن اور چالیس رات تک بیابان میں فاقہ کیا" (متی ۴: ۲)

۔ نہ مسیح خداوند اور نہ بزرگ مُوسیٰ کبھی بیمار ہُوئے تھے

اور نہ کسی طبعی بیماری کی وجہ سے اُن کی موت واقع ہوئی
خود بیمار رہ کر وفات پانے والے سے کسی مُعجزہ کی کیا
اُمید ہو سکتی ہے ؟" تب مُوسیٰ نے لوگوں سے کہا ڈرو مت
چُپ چاپ کھڑے ہو کر خداوند کی نجات کے کام کو دیکھو
جو وہ آج تمہارے لیے کریگا"۔ (خروج ۱۴: ۱۳)

۸۔ مثیلِ مُوسیٰ کے وکلاء کو چاہیئے کہ وہ یہ ثابت کریں کہ اُن کے مثیلِ مُوسیٰ کو اپنے مخالفوں پر جنگ و جہاد کے ذریعہ نہیں بلکہ بزرگ مُوسیٰ کی مانند مُعجزانہ قدرت اور کرامات اور عجیب نشانوں کے ذریعہ اُن کو فتح مندی غلبہ سیاسی اور قومی آزادی اور نجات حاصل ہُوئی۔ اور ایسے اچھے ملکِ موعُود کی راہ اختیار کی جس کے حصُول کا وعدہ اُن کے باپ دادا سے خدُا نے کیا تھا۔ جیسے کہ بزرگ مُوسیٰ نے بنی اسرائیل کو فرمایا:۔

"کیونکہ خدُاوند تیرا خدُا تجھ کو ایک اچھے ملک میں لیے جاتا ہے۔ وہ پانی کی ندیوں اور ایسے چشموں اور سوتوں کا ملک ہے جو وادیوں اور پہاڑوں سے پھُوٹ کر نکلتے ہیں ـــــ وہ ایسا ملک ہے جہاں گیہوں اور جَو اور انگور اور انجیر کے درخت اور انار ہوتے ہیں۔ وہ ایسا ملک ہے جہاں روغن دار زیتون اور شہد بھی ہے۔

اُس ملک میں تجھ کو روٹی بافراط ملے گی۔ اور تجھ کو کسی
چیز کی کمی نہ ہوگی۔" (استثنا ۸: ۷ تا ۹)

چنانچہ توریت شریف اور انجیلِ مُقدس کے مطالعہ سے یہ بات بڑی وضاحت سے نظر آتی ہے کہ جس طرح بزرگ مُوسیٰ اپنے مشن میں کامیاب ثابت ہوئے اُسی طرح مسیح خداوند بھی اپنے مشن میں فتح مند اور ہماری نجات کے کام میں کامیاب ثابت ہوئے چنانچہ مسیح خداوند اپنے مشن کے اوّلین مقصدِ حیات کے عین مطابق صلیبی موت اور قبر پر غالب آئے اور آسمان پر زندہ بجسدِ عنصری اٹھائے گئے۔ "آسمان پر خدا باپ کی دہنی طرف بیٹھے ہیں۔ اور فرشتے اور اختیارات اور قدرتیں اس کے تابع کی گئی ہیں" (۱۔پطرس ۳: ۲۲) اور ہماری شفاعت کے کام میں مصروفِ کار ہیں اور مسیحی ایمانداروں کے لیے آسمانی ملک موعود میں داخلہ کے واسطے جگہ تیار کر رہے ہیں آسمانی فردوس اُسکے اختیار میں ہے۔ اُس نے اپنے ساتھ مصلوب ہونے والے تائب ڈاکو کو فرمایا:۔

"مَیں تجھ سے سچ کہتا ہُوں کہ آج ہی تُو میرے ساتھ فردوس میں ہوگا" (لوقا ۲۳: ۴۳) مسیح خداوند دوبارہ آسمانی بادلوں پر زمین پر آئینگے سب قوموں کی عدالت کریں گے اُن کو نیکی اور بدی کا اجر دیں گے۔ اپنے ایمانداروں کو اپنے ابدی آسمانی آرام یعنی فردوس میں داخل کریں گے۔ کیونکہ یسُوع مسیح خداوند ہے

اور آسمانی فردوس اُس کے اختیار میں ہے۔ فرمایا کہ "آسمان اور زمین کا کل اختیار مجھے دیا گیا ہے"۔ (متی ۲۸: ۱۸)

۹۔ مثیلِ مُوسیٰ کے وکلاء کو چاہیئے کہ وہ یہ ثابت کریں کہ اُن کے پیش کردہ مثیلِ مُوسیٰ کے حالاتِ زندگی پیدائش تا یومِ وفات اور مُعجزات، شانِ نبوّت کسی مابعد کی غیر الہامی روائتی کتاب سے ماخذ نہیں کئے گئے بلکہ خداوند کی کسی الہامی آسمانی کتاب میں بغیر کسی ردّو بدل کے قلمبند محفوظ وموجود ہیں۔ کیونکہ بزرگ مُوسیٰ کے تمام حالاتِ زندگی پیدائش تا یومِ وفات اور مُعجزانہ شانِ نبوّت کی باتوں کے مکاشفات کسی مابعد کی غیر الہامی روائتی کتاب سے ماخذ نہیں کئے گئے بلکہ خداوند کی الہامی آسمانی کتاب توریت شریف میں بغیر کسی ردّو بدل کے قلمبند محفوظ اور موجُود ہیں۔

اِسی طرح مسیح خداوند کے تمام حالاتِ زندگی پیدائش تا یومِ تصلیب و قیامت المسیح اور شانِ اُلُوہیّت اور معجزانہ شانِ نبوّت کے مکاشفات کسی مابعد کی غیر الہامی روائتی کتاب سے ماخذ نہیں کئے گئے بلکہ خداوند کے اِنجیلی کلامِ الٰہی میں بغیر کسی ردّ و بدل کے قلمبند محفوظ اور موجُود ہیں۔

شہادت الزبور

بزرگ داؤد نے زبور کی کتاب میں بوسیلہ الہام یوں لکھا ہے کہ:۔
(یوسف کے بعد) "اسرائیل (یعنی بزرگ یعقوب) بھی مصر میں آیا
اور یعقوب حام کی سرزمین میں مسافر رہا (حام بن نوح تھے)
اور خدا نے اپنے لوگوں کو خوب بڑھایا
اور اُن کو اُن کے مخالفوں سے زیادہ قوی کیا۔
اُس نے اُن کے دل کو برگشتہ کیا تاکہ
اُس کی قوم سے عداوت رکھیں۔
اور اُس کے بندوں سے دغابازی کریں۔
اُس نے اپنے بندہ موسیٰ کو اور اپنے برگزیدہ ہارون کو بھیجا
اُس نے اُن کے درمیان معجزات اور
حام کی زمین میں عجائب دکھائے۔ (حام کی زمین مصر)
اُس نے تاریکی بھیج کر اندھیرا کر دیا۔
اور انہوں نے اس کی باتوں سے سرکشی نہ کی
اس نے اُن کی ندیوں کو لہو بنا دیا۔
اور اُن کی مچھلیاں مار ڈالیں۔
اُن کے ملک اور بادشاہ کے بالاخانوں میں مینڈک ہی مینڈک

بھر گئے۔
اُس نے حکم دیا اور مچھروں کے غول آئے۔
اور اُن کی سب حدود میں جوئیں آگئیں۔
اُس نے اُن پر مینہ کی جگہ اولے برسائے۔
اور اُن کے ملک پر دہکتی آگ نازل کی۔
اُس نے اُن کے انگور اور انجیر کے درختوں کو برباد کر ڈالا۔
اُن کی حدود کے پیڑ توڑ ڈالے۔
اُس نے حکم دیا تو بے شمار ٹڈیاں اور کیڑے آ گئے۔
اور اُن کے ملک کی تمام نباتات چٹ کر گئے۔
اور اُن کی زمین کی پیداوار کھا گئے۔
اُس نے اُن کے ملک کے سب پہلوٹھوں کو بھی مار ڈالا۔
جو اُن کی پوری قوت کے پہلے پھل تھے۔
اور اسرائیل کو چاندی اور سونے کے ساتھ نکال لایا۔
اور اُس کے قبیلوں میں ایک بھی کمزور آدمی نہ تھا۔
اُن کے چلے جانے سے مصر خوش ہو گیا۔
کیونکہ اُن کا خوف مصریوں پر چھا گیا تھا۔

دورانِ سفر—
اُس (خدا) نے بادل کو سائبان ہونے کے لیے پھیلا دیا۔
اور رات کو روشنی کے لیے آگ دی۔

اُن کے مانگنے پر اُس نے بٹیریں بھیجیں۔
اور اُن کو آسمانی روٹی سے سیر کیا۔
اُس نے چٹان کو چیرا اور پانی پھوٹ نکلا۔
اور خشک زمین پر ندی کی طرح بہنے لگا
کیونکہ اُس نے اپنے پاک قول کو اور اپنے بندہ ابرہام کو یاد کیا
اور وہ اپنی قوم کو شادمانی کے ساتھ
اور اپنے برگزیدوں کو گیت گاتے ہوئے نکال لایا
اور اُس نے اُن کو قوموں کے ملک دیئے"۔
(زبُور ۱۰۵: ۴۳ تا ۴۴)
بنی اسرائیل کی تعداد بال بچّوں کو چھوڑ کر وہ کوئی چھ لاکھ مرد تھے
(خرُوج ۱۲: ۳۷)

فتح مندی

"سو مُوسیٰ کے حکم کے مطابق یشوع عمالیقیوں سے لڑنے لگا اور مُوسیٰ اور ہارُون اور حُور پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گئے۔ جب تک مُوسیٰ اپنا ہاتھ اُٹھائے رہتا تھا بنی اسرائیل غالب رہتے تھے ـــــ اور جب وہ ہاتھ لٹکا دیتا تھا تب عمالیقی غالب ہوتے تھے۔ اور جب مُوسیٰ کے ہاتھ بھر گئے تو اُنہوں نے ایک پتھر لے کر مُوسیٰ کے نیچے رکھ دیا اور وہ اُس پر بیٹھ گیا اور ہارُون اور حُور ایک اِدھر سے دوسرا اُدھر سے اس کے ہاتھوں کو سنبھالے رہے۔ تب اس کے ہاتھ آفتاب کے غرُوب ہونے تک مضبوطی

سے اُٹھے رہے۔ اور یشوع نے عمالیقیوں اور اُس کے لوگوں
کو تلوار کی دھار سے شکست دی"۔ (خروج ۱۷: ۱۰ تا ۱۳)

خدا تعالیٰ نے بزرگ موسیٰ کو جو فتح مندی کے طریقے اور ہتھیار عطا
کئے تھے ان پر غور کرنا چاہیئے۔ پھر اُس نے اسرائیلی قوم کو فرزندانِ
توحید قرار دیا کہ

——— "تم خداوند اپنے خدا کے فرزند ہو" (استثنا ۱۴: ۱)

خداوند نے فرمایا: "اسرائیل میرا بیٹا بلکہ میرا پہلوٹھا ہے"۔
(خروج ۴: ۲۲)

۱۰۔ مثیلِ موسیٰ کے وکلاء کو چاہیئے کہ وہ یہ بات ثابت کریں کہ اُن
کے مثیلِ موسیٰ کو اللہ نے یہ عزت اور شرف بخشا تھا کہ اُن کی قوم فرزندانِ
توحید ہے اور خدا کا پہلوٹھا بیٹا ہے؟ اور اُس کی فتح مندی کے ہتھیار
اور طریقے بزرگ موسیٰ اور مسیح خداوند کی مانند تھے؟ درحالیکہ ایسے لوگ
انجیلی توحیدِ الٰہی کی عظمت اور الٰہی ابنیت کے آسمانی مکاشفہ اور مسیح
مصلوب کی قربانی اور نجات بالکفارہ کے الٰہی فلسفۂ محبت اور الٰہی
فضل کو سمجھنے سے قاصر بلکہ مخالف ہیں۔ اور وہ کتابِ مقدس کی اعلیٰ
تعلیمات اور خدائے محبت کے فلسفۂ توحیدِ الٰہی سے متفق الرائے
نہیں۔

——— جب مسیح خداوند کے دشمن اُسے مصلوب کرنے کے لیے
پکڑنے آئے تو وہ

"اُن سے کہنے لگا کہ کِسے ڈھونڈتے ہو؟ انہوں
نے جواب دیا یسوع ناصری کو۔ یسوع نے
اُن سے کہا مَیں ہی ہُوں.........
اُسکے یہ کہتے ہی کہ مَیں ہی ہُوں وہ پیچھے ہٹ
کر زمین پر گر پڑے" (یوحنا ۱۸ : ۵-۶)

ایک دفعہ جھیل میں سفر کے دوران بڑی آندھی کا طوفان آیا تو
"وہ اُس نے اُٹھ کر ہَوا کو ڈانٹا اور پانی سے کہا چُپ
رہ! تھم جا! پس ہَوا بند ہو گئی اور بڑا امن ہو گیا"
(مرقس ۴ : ۳۹)

مسیح خداوند کی حلیمی اور فروتنی اور تحمل مزاجی کی عظمت کا یہ عالم
تھا کہ اُس نے صلیب پر حالتِ جان کنی اپنے مصلوب کرنے والوں
کے لعن طعن کے جواب میں یُوں فرمایا کہ :-

——— "اے باپ! ان کو معاف کر کیونکہ یہ جانتے نہیں
کہ کیا کرتے ہیں"۔ (لوقا ۲۳ : ۳۴)

مسیح خداوند کی فتح مندی کے ہتھیار عدم تشدد محبت صبر برداشت
دعا نیکی بھلائی اور اپنے دشمنوں کو معاف کرنیکے فلسفۂ تعلیم سے وابسطہ
ہیں۔

——— جو لوگ خداوند کی کتاب توریت اور زبور اور نبیوں کے
صحیفوں اور انجیلِ مقدس کو خداوند کی کتابِ مقدس نہیں سمجھتے بلکہ

اس کو حقارت اور نفرت اور تعصب کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں دراصل وہ بائبل مُقدّس کے خداوند کو حقیر و ناچیز سمجھتے ہیں۔ بلکہ وہ کتابِ مُقدّس کے خُدا کے مخالف ہیں۔

____ جو لوگ خداوند کی کتابِ مُقدّس پر بلا تحقیق و تفتیش اُس پر تحریف و تنسیخ اور ردّ و بدل کے باطل الزامات لگاتے ہیں وہ دراصل ہمارے خدا کو باطل قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ کتابِ مُقدّس کی تحریف شُدہ تصویر اور ردّ و بدل شدہ کلام الٰہی اُن کے اپنے ہاتھوں میں ہے۔ اور کلامِ الٰہی کی حقیقی و لاتبدیل تصویر کتابِ مُقدّس ہمارے پاس موجود ہے۔

____ جو لوگ خداوند کی کتابِ مُقدّس کی صداقتوں کو توڑ مروڑ کر من مانی اور غلط تاویلیں کرتے ہیں دراصل وہ اپنے آپ کو خدا سے زیادہ دانا جتانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیونکہ کتابِ مُقدّس کی ہر بات کی تاویل رُوحُ القُدس کی مدد سے حاصل ہوتی ہے۔ اور کتابِ مُقدس کی ہر بات کی تاویل کتابِ مُقدّس کے اندر بھی موجود ہے۔

____ جو لوگ خداوند کی کتابِ مُقدس کو خدا تعالیٰ کا کلامِ الٰہی نہیں مانتے دراصل وہ خدا تعالیٰ کی ذات پر تُہمت لگانے والے ہیں۔ اور خُدا کی کتابِ مُقدس کو اپنی مذہبی کتابوں کے مقابلہ میں کم تر اور ادنیٰ ثابت کرنے کی ناکام

کوششوں میں لگے ہیں۔ لیکن ہمارا خدا لاتبدیل ہے اور اس کا کلام بھی لاتبدیل ہے۔ کیونکہ ہمارا خداوند اور منجی زندہ ہے۔

—— جو لوگ اپنے مذہب کی صداقت کے ثبوت کی خاطر کتابِ مُقدّس کا سہارا تو لیتے ہیں لیکن اُس کا احترام نہیں کرتے اور اپنی مذہبی کتاب کے ساتھ اُسے منسلک کر کے رکھنا گوارا نہیں کرتے دراصل وہ خدا کو اور خدا کے کلامِ مُقدّس کو حقیر سمجھتے ہیں۔ ہمارا خداوند اپنی کتابِ مُقدّس کے تحفظ پر قادر ہے اور خدا کی کتابِ مُقدس کی تحقیر و توہین کرنیوالے اِس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ سورج پر تھوکا مُنہ پر گرتا ہے۔

—— جو لوگ ہر وقت یہی ثابت کرنے کی کوشش میں ہیں کہ کتابِ مُقدّس کے ساتھ ان کا کوئی خاص مذہبی رشتہ نہیں ہے دراصل وہ سخت غلط فہمی کا شکار ہیں۔ کیونکہ ہر انسان کو کتابِ مُقدس کی اشد ضرورت ہے۔ تاکہ وہ مسیح خداوند میں نجات اور ہمیشہ کی زندگی پائے۔

—— حیرانگی کی بات ہے کہ کتابِ مُقدس کے مخالفوں کا ضمیر اور اخلاق اُن کو کس طرح اجازت دیتا ہے کہ وہ ہمارے خداوند کی کتابِ مُقدّس میں سے اپنے مذہب کی صداقتوں کی تلاش تو کرتے ہیں، اور اپنے مذہب کے بانی کو توریت اور انجیلِ مُقدس کی روشنی میں مثیل موسیٰ ثابت کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں درحالیکہ کتابِ مُقدس کی تحقیر و توہین کے بارے میں اُن کے پاس بیسیوں اعتراضات موجود ہیں۔

—— ایسے لوگ زبان سے تو کتابِ مُقدس کی عزت اور حمایت کا

دم بھرتے ہیں اور خدا کے حضور اُس کی صداقتوں کا اعتراف کرتے ہیں لیکن اُن کے دل کتابِ مُقدس کے متعلق نفرت اور تعصب کے جذبات سے بھرے ہُوئے ہیں۔ ایسے لوگ ڈُو دلے ہیں۔ اور کتابِ مُقدس کے بارے میں ہرگز مستقل مزاج نہیں ہیں۔ بائبل مقدس کی تمام الہامی کتابیں ہمارے خداوند کی طرف سے ہیں۔ اور کتابِ مُقدس کے تمام انبیاء کرام ہمارے انبیاء اور مُرسلین ہیں۔ کیونکہ وہ ہمارے خدا کی طرف سے مقرر کئے گئے تھے۔ اور ان کا ذکرِ خیر پہلے ہمارے خُدا کی کتابِ مُقدس میں آیا ہے۔

مُوسوی شریعت

بزرگ مُوسیٰ نے توریت کی پانچ کتابوں کو اپنے دستِ مبارک سے قلمبند کیا تھا۔ جو خداوند کی کتابِ مُقدس کے پہلے حصّہ میں شامل ہیں۔ اس شریعت کی کتاب توریت میں بڑی تفصیل کے ساتھ انسان کے لیے مکمل ضابطۂ حیات کی تعلیم موجود ہے کیونکہ "خداوند کی شریعت کامل ہے" (زبور ۱۹: ۷) اس توریت میں حقوق العباد۔ تعزیری فوجداری قوانین، وراثت کے حقوق دیوانی اور فوجی شریعت کے قوانین، ملکی اور سیاسی شریعت کے قوانین، طریقۂ عبادت کی رسُومات، مختلف قسم کی خطاؤں کے لئے فدیہ اور کفّارہ کی مختلف طریقہ کی قربانیاں اور رسُومات، شریعت کے تمام احکام و قوانین موجود ہیں۔ چنانچہ کتابِ مُقدس خدا تعالیٰ کا وہ سچا پاکیزہ بے تبدیل کلام الٰہی ہے جو ہر زمانہ کے لوگوں کی اخلاقی روحانی ہدایت و راہنمائی اور نجات کیلئے حقیقی مشعلِ راہ بلکہ آفتابِ صداقت ہے۔

ازدواجی زندگی

بزرگ موسیٰ نے ایک وقت میں صرف ایک ہی عورت صفورہ سے شادی کی تھی۔ صفورہ مدیان کے کاہن مذہبی پیشوا کی کنواری اور جوان بیٹی تھی۔ اس سے موسیٰ کے دو بیٹے پیدا ہوئے۔ ایک کا نام جیرسوم اور دوسرے کا نام الیعزر رکھا۔
(خروج ۱۸: ۳-۴)

خدا تعالیٰ نے ابو البشر آدم کیلئے صرف ایک ہی عورت حوا کو پیدا کیا تھا۔ اسی طرح بزرگ موسیٰ نے کبھی اپنی حیات میں کسی شخص کی مطلقہ یا بیوہ عورت سے نہیں بلکہ ایک وقت میں صرف ایک ہی کنواری بالغ عورت کے ساتھ شادی کی تھی۔ کیونکہ خداوند کی کتاب مقدس میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک سے زیادہ عورتوں کے ساتھ شادی کرنے کا کوئی شرعی حکم الہٰی موجود نہیں جن جن لوگوں نے کثرت ازدواج اور غیر منکوحہ لونڈیوں کو اپنے لیے جائز و روا رکھا انہوں نے خدا کے مشورہ اور اجازت کے بغیر ہی خدا کی حکم عدولی اور خلاف ورزی سے ایسا کام کیا تھا۔ کیونکہ ازدواجی زندگی کے معاملہ میں خدا کا مقرر کردہ اصولِ فطرت یہ ہے کہ جیسے ابو البشر آدم کیلئے ایک عورت تھی اسی طرح ہر آدمی کیلئے آدم کی طرح ایک وقت میں ایک ہی عورت ہے اور یہی خدا کا مقرر کردہ ابتدائی اصولِ فطرت ہے اور اسی اصولِ فطرت کو خود بزرگ موسیٰ نے توریت شریف میں قلمبند کیا تھا اور ازدواجی زندگی کے معاملہ میں خود بزرگ موسیٰ بھی اسی اصولِ فطرت پر کاربند رہے تھے۔ اس لیے ہر آدمی کیلئے لازم ہے کہ وہ خدا کے اصولِ فطرت کا احترام اور ادب کرے اور

ایک ہی عورت سے شادی کرے۔ کیونکہ جو اس سے زیادہ ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی حکم عدولی ہے۔ بزرگ موسیٰ نے لکھا ہے کہ:۔

—— وہ بہت سی بیویاں بھی نہ رکھنے تا نہ ہو کہ اسکا دل پھر جائے۔" (استثنا ۱۷:۱۷) اب تو خدا کی ہستی کے منکر بھی کثرت ازدواج اور غیر منکوحہ لونڈیوں کو ناپسند کرتے ہیں۔ کثرت ازدواج خاندانی جھگڑوں اور متعدد قباحتوں کا باعث ثابت ہوئی ہے۔ چنانچہ بزرگ موسیٰ نے اپنی بیوی صفورہ کے انتقال کے بعد کوشی عورت سے بیاہ کیا (گنتی ۱:۱۲) بزرگ ملاکی نبی کو خدا نے یہ حکم دیا کہ:۔

——۔" خداوند تیرے اور تیری جوانی کی بیوی کے درمیان گواہ ہے۔ ... اور کیا اُس (خدا) نے (آدم کیلئے) ایک ہی (حوا) کو پیدا نہیں کیا باوجودیکہ اس کے پاس اور ارواح موجود تھیں؟ پس تم اپنے نفس سے خبردار رہو اور کوئی اپنی جوانی کی بیوی سے بیوفائی نہ کرے۔ کیونکہ خداوند اسرائیل کا خدا فرماتا ہے میں طلاق سے بیزار ہوں اور اُس سے بھی جو اپنی بیوی پر ظلم کرتا ہے۔" (ملاکی ۲: ۱۴-۱۵)

پس وہ مرد جو اپنی جوانی کی بیوی کی موجودگی اور حیات میں دوسری عورت سے شادی کرتا ہے یا اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہے وہ اپنی جوانی کی بیوی سے بے انصافی اور بیوفائی اور حق تلفی کرتا ہے اس لیے وہ خدا کی حکم عدولی کا مرتکب ہے اور خدا کی حکم عدولی کا دوسرا نام گناہ ہے۔ کیونکہ کثرت ازدواج کو رواج دینا خدا کے مقرر کردہ اصولِ فطرت کے خلاف ہے ازدواجی زندگی کے بارے میں مسیح خداوند نے فریسیوں کے ایک سوال کے جواب میں فرمایا ہے کہ:۔

"کیا تم نے نہیں پڑھا کہ جس نے انہیں بنایا اُس نے ابتدا ہی سے انہیں مرد اور عورت بنا کر کہا کہ اس سبب سے مرد باپ سے اور ماں سے جدا ہو کر

اپنی بیوی کے ساتھ رہے گا اور وہ دونوں ایک جسم ہونگے پس وہ دو نہیں بلکہ ایک جسم ہیں"۔ (متی ۱۹: ۴تا ۶)

۱۱۔ مثیلِ موسیٰ کے وکلاء کو چاہیئے کہ وہ یہ ثابت کریں کہ ان کے مثیلِ موسیٰ نے ازدواجی زندگی میں بزرگ موسیٰ کی پیروی کی تھی۔ اور خدا تعالیٰ کا ابتدائی اور آخری مقرر کردہ اصُولِ فطرت جو خُدا نے اُبو البشر آدم کے کیلئے مقرر کیا تھا وہی اختیار کیا تھا کیونکہ بزرگ موسیٰ نے اصولِ فطرت کے مطابق کسی کی بیوہ عورت سے نہیں بلکہ ایک بالغ کنواری عورت سے شادی کی تھی جو ایک خدا پرست مذہبی پیشوا کاہن کی بیٹی تھی اور اس کے انتقال کے بعد دوسری عورت سے شادی کی تھی۔ اور مسیح خداوند نے بھی خدا تعالیٰ کے ابتدائی مقرر کردہ ازدواجی اصُولِ فطرت کی شرع کے عالم فریسیوں کے سامنے یاد دہانی کر دی کہ:۔ "وہ دونوں ایک جسم ہونگے"

حرامِ جانور کتابِ مُقدّس کے خداوند نے جن چوپائیوں میں سے چار جانور حرام قرار دیئے بزرگ مُوسیٰ نے اُن کی بابت توریت شریف میں لکھا ہے کہ:۔

"تم اُن کو یعنی اُونٹ اور خرگوش اور سافان کو نہ کھانا کیونکہ یہ جگالی کرتے ہیں لیکن ان کے پاؤں چرے ہُوئے نہیں۔ سو یہ تمہارے لیے ناپاک ہیں اور سُوؑر تمہارے لیے اس سبب سے ناپاک ہے کہ اس کے پاؤں تو چرے ہوئے ہیں پر وُہ جگالی نہیں کرتا۔ تم نہ تو اُن کا گوشت کھانا اور نہ ان کی لاش کو ہاتھ لگانا"۔ (استثنا ۱۴: ۷، ۸)

۱۲۔ مثیلِ موسیٰ کے وکلاء کو چاہیئے کہ وہ یہ ثابت کریں کہ مثیلِ موسیٰ نے بھی ان چاروں جانوروں کو ناپاک اور حرام قرار دیا تھا اور ان کی لاشوں کو ہاتھ لگانے سے منع کیا ہے۔ بزرگ موسیٰ کے خدا نے کتابِ مقدس میں اونٹ اور خرگوش اور سافان کو پہلے اور پھر سوأر کو بعد میں حرام اور ناپاک قرار دیا ہے۔ ساری کتابِ مقدس پڑھ جاؤ آپ کو کہیں بھی یہ ذکر نہ ملے گا کہ کبھی کسی نبی نے ان چاروں جانوروں یعنی اونٹ خرگوش سافان اور سوأر کے گوشت کو حلال اور خدا کے حضور ان کی قربانی کو جائز قرار دیا تھا۔

جب فتح خیبر ۷ھ ہجری میں حاصل ہوئی تو اس وقت حضور کی نبوت کا بیسواں سال تھا۔ "روزنامہ نوائے وقت لاہور" مورخہ ۱۰ راگست ۱۹۸۱ء کے صفحہ ۵ پر ایک آرٹیکل میں جناب ڈاکٹر خالد غزنوی صاحب نے بعنوان "حرام اشیاء۔ طبی وضاحت" رقمطراز ہیں:۔

"۱۔ فتح خیبر والے دن گھریلو گدھوں کا گوشت حرام کر دیا گیا حالانکہ اصحاب میں سے کئی ایک کے یہاں وہ گوشت ہانڈیوں میں پک رہا تھا۔ انہیں حکم دیا گیا کہ وہ ہنڈیا کو چولہے سے اتار کر توڑ دیں" (ڈاکٹر خالد غزنوی)

گویا حضور کی نبوت کے ۲۰ سالوں تک تمام مسلمان گدھوں کا گوشت کھاتے رہے تھے اور فتح خیبر کے موقعہ پر گدھوں کا گوشت حرام کر دیا گیا لیکن اونٹ اور خرگوش کو ابھی تک حرام قرار نہیں دیا گیا۔ درحالیکہ سب نبیوں نے از روئے توریت ان جانوروں کو حلال قرار نہیں دیا۔

لکھا ہے کہ "اہلِ کتاب کا کھانا تم کو روا ہے" (سورہ المائدہ ۵)
یعنی کھانے کی وہ چیزیں اور جانور جو اہلِ کتاب کے لیے جائز اور حلال
ہیں تم بھی وُہی کھایا کرو۔
غور کیجئے کہ کس شخص کو از رُوئے توریت شریف بزرگ مُوسیٰ کے ساتھ
مماثلت اور مطابقت حاصل تھی؟

شہادتُ الانجیلِ مُقدّس

مسیح خداوند نے جس ملک میں اپنی ذاتِ الٰہی کا ظہور و تجسّم اور تولّد فرمایا
لکھا ہے کہ وہ اسرائیل کا ملک تھا (متی ۲: ۲۰) مریم مقدسہ قوم کی اسرائیلی
تھیں اس لیے مسیح خداوند بحیثیت انسانِ کامل ابنِ مریم اسرائیل کے
نبی مسیح موعود اور اسرائیلیوں کے بھائی تھے۔ کیونکہ وہ اسرائیلیوں کی
مذہبی الہامی کتب کے مطابق ان کے درمیان پیدا ہُوئے اور اس
نے اِسرائیلیوں کے درمیان بڑے عجیب معجزے اور عالیشان کام کئے خدا
کی بادشاہی اور دنیا کے لیے نجات کی خوشخبری کا اعلان کیا۔ اور
اسرائیلیوں کے درمیان رہ کر ساری دُنیا کی نجات کے لیے اپنے
عالمگیر زمینی مشن کی بنیاد رکھی اور اُسے فروغ بخشا۔ اور بزرگ مُوسیٰ
کی مانند بکثرت معجزے اور عجیب کام اور نشان دکھائے (اعمال
۲: ۲۲) مسیح خداوند جہاں کہیں بھی جاتے تھے ہزارہا لوگوں کی بھیڑ
ہر وقت اُن کے گرد جمع ہو جاتی تھی تاکہ ان کی عجوبہ تعلیم کی باتوں

کو سنیں اور اُس کے معجزات کو دیکھیں اور کتابِ مُقدس کی روشنی میں دُنیا میں آنے والے نبی مسیح موعود کی تصدیق کریں۔

لیکن جن لوگوں کے پاس نہ توریت تھی نہ زبُور کی کتاب تھی نہ نبیوں کے صحیفے نہ انجیلِ مُقدس تھی نہ وہ ان کتابوں کو پڑھ سکتے تھے کیونکہ وہ سب الہامی کتابیں عبرانی اور یونانی زبان میں موجود تھیں اور عربی یا کسی اور زبان میں ان کے ترجمے موجود نہ تھے جس سے وہ فائدہ اٹھاتے بھلا وہ خداوند کی کتابِ مُقدس اور نبیوں کی بابت اور ان کی تعلیم کی بابت اور ان کی پیشگوئیوں کی بابت کیا بتا سکتے تھے؟ توریت شریف اور نبیوں کی کتابوں کو اپنے پاس رکھنے والے اور ان کو پڑھنے اور سمجھنے والے لوگ تو صرف اسرائیلی تھے۔ اور اسرائیلیوں کے کامل نبی مسیح موعود کی آمد کی [illegible] بتانے والی کتاب توریت شریف ہر اسرائیلی کے گھر گھر موجود تھی چنانچہ جب اسرائیلیوں نے مسیح خداوند کی عظمت اور جلال کو دیکھا تو توریت کی روشنی میں انہوں نے اسرائیل میں مبعوث ہونے والے بڑے عظیم نبی مسیح موعود کو پہچان کر کہا:-

۱۔ "(اندریاس) نے پہلے اپنے سگے بھائی شمعون سے مل کر اس سے کہا کہ ہم کو خرستُس یعنی مسیح مل گیا۔" (یوحنا ۱: ۴۱)

۲۔ "فلپّس نے نتن ایل سے مل کر اس سے کہا کہ جس کا ذکر موسیٰ نے توریت میں اور نبیوں نے کیا ہے وہ ہم کو مل گیا ہے۔ وہ یسُوع ناصری ہے" (یوحنا ۱: ۴۵)

۳۔ "پس جو معجزہ اس نے دکھایا وہ لوگ اسے دیکھ کر کہنے لگے جو نبی دنیا میں آنے والا تھا فی الحقیقت یہی ہے" یوحنا ۶: ۱۴)

۴۔ "پس بھیڑ میں سے بعض نے یہ باتیں سُن کر کہا۔ بیشک یہی وہ نبی ہے" (یوحنا ۷: ۴۰)

۵۔ "وہ مُردہ (بیوہ کا جوان بیٹا) اُٹھ بیٹھا اور بولنے لگا اور اس نے اُسے اُسکی ماں کو سونپ دیا اور سب پر دہشت چھا گئی اور وہ خُدا کی تمجید کر کے کہنے لگے کہ ایک بڑا نبی ہم میں برپا ہُوا ہے اور خُدا نے اپنی اُمّت پر توجہ کی ہے۔" (لوقا ۷: ۱۵-۱۶)

۶۔ "ایک سامری عورت نے کہا "اے خُداوند! مجھے معلوم ہوتا ہے کہ تُو نبی ہے۔" (یوحنا ۴: ۱۹)
"مَیں جانتی ہُوں کہ مسیح جو خرستُس کہلاتا ہے آنیوالا ہے جب وہ آئے گا تو ہمیں سب باتیں بتا دیگا۔ یسُوع نے اُس سے کہا مَیں جو تجھ سے بول رہا ہُوں وُہی ہُوں۔" (یوحنا ۴: ۲۵-۲۶)

۷۔ جس جنم کے اندھے کو مسیح خداوند نے بینائی عطا کی۔ "اس نے کہا وہ نبی ہے۔" (یوحنا ۹: ۱۷)

۸۔ "اور جب وہ یروشلیم میں داخل ہُوا تو سارے شہر میں ہل چل پڑ گئی اور لوگ کہنے لگے یہ کون ہے؟ بھیڑ کے لوگوں نے کہا یہ گلیل کے ناصرۃ کا نبی یسُوع ہے۔" (متی ۲۱: ۱۰-۱۱)

۹۔ جب خُداوند یسُوع مسیح مصلوبیت کے بعد مُردوں میں سے جی اُٹھے تو کلیپاس نے کہا:- (خُداوند یسُوع مسیح) "جو خُدا اور ساری اُمّت کے نزدیک کام اور کلام میں قدرت والا نبی تھا۔" (لوقا ۲۴: ۱۹)

۱۰۔ مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد خود مسیح خداوند نے فرمایا:-
"ضرور ہے کہ جتنی باتیں مُوسیٰ کی توریت اور نبیوں کے صحیفوں اور زبور میں میری بابت لکھی ہیں پُوری ہوں۔ پھر اُس نے اُن کا ذہن کھولا تا کہ کتابِ مُقدس کو سمجھیں اور ان سے کہا یُوں لکھا ہے کہ مسیح دُکھ اُٹھائیگا اور تیسرے دِن مُردوں میں سے جی اُٹھے گا اور یروشلیم سے شروع کر کے سب قوموں میں توبہ اور گناہوں کی معافی کی منادی اُس کے نام سے کی جائے گی۔ تُم اِن باتوں کے گواہ ہو۔"

(لوقا ۲۴: ۴۴-۴۸)